بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۰ | ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۳ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ | ۱۹ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار اور بے چینی کی شکایت بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طبیعت ابھی کافی علیل ہے۔ گو بیماری آہستہ آہستہ کمی کی طرف جا رہی ہے۔ روزانہ جلاب دیا جاتا ہے۔ اور سات دن سے سوائے مالٹے کے پانی کے اور کوئی غذا نہیں دی جاتی۔ الحمد للہ کہ بیماری کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ اضطراب بھی کم ہے۔ احباب تا کامل صحت دعاؤں میں مشغول رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ تار ہدایت آنے پر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزش بول کی تکلیف ہے۔ دعا ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۳ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ

اسلام کو دیگر ادیان پر فتح و غلبہ نشانات و دلائل کے ذریعہ حاصل ہے

ایک گزشتہ پرچہ میں مختصر اً بتایا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف "براہین احمدیہ" کے متعلق جو یہ فرمایا تھا۔ کہ اس کتاب سے ہمیشہ کے لئے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائے گا یہ پورا ہو چکا ہے۔ کیونکہ عیسائیوں اور آریوں نے احمدی مبلغین کے ساتھ مناظرے اور مجادلے کرنے بند کر دیئے ہیں۔ اور اس بارے میں اعلان بھی کر چکے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ دلائل اور حقائق کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ پہلے تو آریہ اور عیسائی مسلمانوں کو مجادلات کے لئے چیلنج پر چیلنج دیا کرتے تھے۔ اور مسلمان ان کے آگے بھاگتے پھرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ اسلام کے غلبہ اور فتح عظیم کا کوئی معمولی ثبوت نہیں۔ لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اسے کچھ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے نہیں کہ اسے کچھ وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ احمدیت کے متعلق ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کہ واضح سے واضح حقائق اور خود تسلیم کردہ اصول بھی انہیں نظر نہیں آتے۔

مولوی صاحب مجادلات کے ختم نہ ہونے پر اصرار کرتے ہوئے پوچھتے ہیں "غیر مسلم جماعتوں میں سے جو دو گروہ عیسائی اور آریہ مرزا صاحب کے خاص مخاطب تھے ان پر بھی اس کتاب کا کوئی اثر ہوا۔ اور پھر خود ہی یہ جواب دیتے ہیں کہ "ہاں اتنا اثر ضرور ہوا کہ دونوں گروہ ہزاروں کے شمار سے لاکھوں کی تعداد تک پہنچ کر مرزا صاحب کے غرور اور تکبر کا جواب دیتے ہیں"۔

گویا آریوں اور عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ مولوی صاحب کے نزدیک اس امر کا ثبوت ہے کہ اسلام کی صداقت کے جو دلائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کئے ہیں۔ ان میں کوئی اثر نہیں (حالانکہ لاکھوں آدمی ان کے ذریعہ نہ صرف خود علیٰ وجہ البصیرت اسلام پر قائم ہو گئے ہیں۔ بلکہ دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنے میں مصروف ہیں) مگر سوال یہ ہے کہ مولوی صاحب عیسائیوں اور آریوں کی تعداد میں اضافہ کے متعلق اپنے آپ کو کیوں جوابدہ نہیں سمجھتے۔ وہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ آیا ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اس رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ مولوی ثناء اللہ یہ تسلیم کرتے ہیں چنانچہ اپنی "تفسیر ثنائی" جلد ۷ صفحہ ۱۶۱ میں لکھ چکے ہیں کہ "اسی خدا نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس لئے وہ حکمت ہی اکی مدد کرتا ہے۔ تاکہ اس نبی کو غیر اسلام سب مذاہب پر غالب کرے۔ تم دیکھ لوگے۔ کہ تمہارے سامنے جتنے لوگ غیر اسلام مذاہب کے پیرو ہیں سب اس کے سامنے جھک جائیں گے۔ تم یقیناً جانو ایسا ہی ہوگا"۔ لیکن کس قدر عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے کلام قرآن مجید سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دعوےٰ پیش کرتے ہیں۔ کہ "جتنے لوگ غیر اسلام مذاہب کے پیرو ہیں سب اس کے سامنے جھک جائیں گے"۔ لیکن دوسری طرف جب احمدیت کی مخالفت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو "غیر مسلم جماعتوں" کی روز بروز ترقی کے راگ گانے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر غیر اسلام مذاہب کے پیرؤوں میں اضافہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی دعوے کے خلاف پیش کیا جا سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہی حملہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات پر نہ سمجھا جائے جبکہ مولوی صاحب کے خود پیش کردہ الفاظ میں خدا تعالیٰ نے آپ کے متعلق یہ فرما چکا ہے۔ کہ "جتنے لوگ غیر اسلام مذاہب کے پیرو ہیں۔ سب اس کے سامنے جھک جائیں گے"۔

ہمارے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش فرمودہ دلائل و براہین اور نشانات کے سامنے پہلے بھی غیر اسلام مذاہب کے پیرو جھکے اور اب موجودہ زمانہ میں بھی آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے آگے اسی طرح جھکائے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رنگ میں اسلام کو غالب کرنے پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو لازماً ان کا یہ اعتراض اپنے تسلیم کردہ اصل کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی پڑتا ہے۔ اور یہ اس بات کا تازہ ثبوت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ صداقت سے آنکھیں بند کر کے احمدیت پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔

پھر اور دیکھئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب "اہلحدیث" کہلاتے ہیں۔ اور اپنا عقیدہ یہ پیش کرتے ہیں کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

انہوں نے وہ حدیث بھی پڑھی ہوگی جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعوےٰ فرمایا ہے۔ کہ انا الماحی اور اس کی یہ تشریح فرمائی ہے۔ کہ والماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر یعنی ماحی وہ ہے جس کے ذریعہ خدا کفر کو مٹائے۔

اب اگر مولوی صاحب کے نزدیک کفر کے مٹنے اور مغلوب ہونے کا یہی طریق ہے کہ کوئی غیر مسلم دنیا میں باقی نہ رہے تو بتائیں۔ جب بالفاظ ان کے غیر مسلم جماعتیں روز بروز ترقی کر رہی ہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ ماحی کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب احمدیت پر اعتراض کرتے ہوئے نہ صرف اپنے مسلمات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر بھی حملہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وہ خاتم الانبیاء خدا کا حبیب اور محترم ہمارا
کہ جس کے احساں کے بار سے سر رہیگا تا حشر خم ہمارا

وہ جس نے انساں کے دل میں توڑے صنم توہم پرستیوں کے
وہ جس نے راہ سلامتی پر کیا ہے محکم قدم ہمارا

وہ جس نے زندہ کیا جہاں میں تمدن فطرت الٰہی
وہ جس نے ہستی کی رفعتوں پر نصب کیا ہے علم ہمارا

وہی ہے خورشید جس کی کرنیں بکھیرتی ہیں ضیائے رحمت
ہوا اسکا جلوہ نہ انجمن میں تو کیا وجود و عدم ہمارا

وہی ہے سرچشمہ آج جس سے رواں نبوت کی آبجو ہے
اسی کے دم سے پھر آنے جانے لگا ہے سینوں میں دم ہمارا

اسی کا فرمان ہے کہ قائم ہوئی ہے تو پر یہ جماعت
اسی پہ قربان دل ہمارا زباں ہماری قلم ہمارا

تنویر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ٹانڈو اللہ یار ۱۶ فروری ۱۹۴۲ء۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

گذشتہ شام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بشیر آباد پہونچ گئے۔ حضور کو بائیں پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۞

زیادہ ثواب کا مستحق

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے کرنے والا ہر مجاہد آج سے اس کوشش میں لگ جائے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مارچ تک سو فی صدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ اور جو شخص جس قدر رقم پہلے ادا کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہو۔ پس جماعتوں کے کارکنوں اور افراد کو وعدوں کے جلد پورا کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

بیرونجات میں جس جس جگہ مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ ان کے زعماء صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ مطابق ہدایات جو مطبوعہ ان کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہیں۔ اپنی کارگزاری کی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی سات تاریخ تک صدر دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان کو بھجواتے رہیں۔ اور جن کو مطبوعہ ہدایات ابھی تک نہ ملی ہوں۔ وہ صدر دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے جلد منگوا کر کام شروع کر دیں۔ خاکسار شیر علی صدر مجلس مرکزیہ انصار اللہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلامی تعلیم افراط و تفریط سے منزہ ہے

"قرآن شریف کی تعلیم جس پہلو اور جس باب میں دیکھو اپنے اندر حکیمانہ پہلو رکھتی ہے۔ افراط یا تفریط اس میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ نقطۂ وسط پر قائم ہوئی ہے۔ اور اسی لئے اس امت کا نام بھی امۃ وسطاً رکھا گیا ہے۔ یہ بات کہ انجیل اور توریت کی تعلیم کیوں اعتدال اور وسط پر واقع نہیں ہوئی۔ اس سے خدا تعالےٰ پر کوئی اعتراض نہیں آتا۔ اور نہ اس تعلیم کو ہم خلاف آئین حکمت کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ حکمت کے معنی ہیں وضع الشئی فی محلہ اس وقت کی حکمت کا تقاضا ایسی ہی تعلیم تھی۔ جیسا کہ ہم نے بتایا ہے کہ سزا کے وقت سزا دینا بھی حکمت ہے۔ اور عفو کے وقت عفو ہی حکمت ہے۔ اسی طرح پر اس وقت طبایع کی حالت کچھ ایسی ہی واقع ہوئی تھی۔ کہ تعلیم کو ایک پہلو پر رکھنا پڑا۔ بنی اسرائیل ۴۰۰ برس تک فرعون کی غلامی میں رہے تھے۔ اور اس وجہ سے ان لوگوں کے عادات اور رسوم کا ان پر بہت بڑا اثر پڑا ہوا تھا۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ بادشاہ کے اطوار و عادات اور آئین ملک داری کا اثر رعایا پر پڑتا ہے۔ بلکہ ان کے مذہب تک پر اثر جا پڑتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے الناس علی دین ملوکھم چنانچہ سکھوں کے زمانہ میں عام لوگوں پر بھی یہ اثر پڑا تھا۔ کہ عموماً لوگ ڈاکہ زن اور دھاڑوی ہو گئے تھے۔ ہری سنگھ وغیرہ برأتیں ہی لوٹ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح پر فرعونیوں کی غلامی میں رہ کر بنی اسرائیل عدل کو کچھ سمجھتے ہی نہیں تھے۔ ان پر جو ہمیشہ ظلم ہوتا تھا۔ وہ بھی اعتدا اور ظلم کر بیٹھتے تھے۔ پس ان کی اصلاح کے لئے تو پہلا مرحلہ یہی چاہیئے تھا۔ کہ ان کو عدل کی تعلیم سکھائی جاتی۔ اس لئے یہ تعلیم ان کو دی گئی۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ اس تعلیم پر وہ اس قدر پختہ ہو گئے۔ کہ پھر انہوں نے انتقام لینا ہی شریعت کی جان سمجھ لیا۔ اور یہ مذہب ہو گیا۔ کہ اگر بدلہ نہ لیں گے تو گنہگار ٹھہریں گے۔ اس واسطے جب حضرت مسیح علیہ السلام آئے۔ اور انہوں نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے حد درجہ کے عفو کی تعلیم دی۔ کیونکہ جس قدر زور کے ساتھ وہ انتقام پر قائم ہو چکے تھے۔ اگر اس سے بڑھ کر عفو کی تعلیم نہ دی جاتی۔ تو وہ موثر ثابت نہ ہوتی۔ اس لئے ان کی تعلیم کا سارا مدار اسی پر رہا۔ پس ان اسباب اور وجوہ کے لحاظ سے یہ دونوں تعلیمیں اگرچہ اپنی جگہ حکمت ہیں۔ لیکن ان کو قانون مختص المقام یا قانون مختص الوقت کی طرح سمجھنا چاہیئے نہ ابدی اور دائمی قانون" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

احباب سندھ کا شکریہ اور دکن بنگال بہار و اڑیسہ کے بھائیوں سے اپیل

مسجد احمدیہ سرینگر کے چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں میں گذشتہ دنوں سندھ کے اکثر احمدی احباب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہر جگہ احباب نے نہائت اخلاص اور محبت سے میری معاونت کی ہے۔ ان تمام دوستوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بہترین جزا دے۔ اور ان کی قربانیوں کو قبول فرما کر بموجب ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے لئے بہترین گھر جنت میں بنائے۔

اب میں چند روز تک ریاست حیدر آباد دکن اور وہاں سے بنگال بہار۔ اڑیسہ میں احباب کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ متوقع ہوں۔ کہ ان علاقوں کے بھائی بھی اس کار خیر میں میری زیادہ سے زیادہ معاونت فرمائیں گے۔ چونکہ میرے پاس وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے کارکنوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ پہلے سے احباب جماعت میں تحریک کر چھوڑیں۔ اس مسجد کے ساتھ انشاء اللہ تعالےٰ مہمان خانہ بھی تعمیر کیا جائے گا۔ جس سے سرینگر آنے جانے والے احباب کو بہت سی دقتوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل ہو جائے گی ۞

احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ دعا بھی کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس (۴۲

۴۲ مسجد و مہمان خانہ کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسے جماعت کی ترقی اور مضبوطی کا باعث بنائے۔ نیز اس سفر میں مجھے بائیں ٹانگ پر تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب میری صحت کیلئے بھی دعا کریں ۞ خاکسار عبدالواحد مدیر "اصلاح" (سرینگر) حال کراچی

عیسائی گناہوں کے ورثہ میں آنے کا ثبوت یہ دیا کرتے ہیں۔ کہ جیسے باپ کا مرض بیٹے میں سرائت کر جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پشتوں تک وہ مرض چلا جاتا ہے۔ اسی طرح گناہ جب ورثہ میں ملا۔ تو اب ہر بچہ گناہ کے اثر کو لے کر پیدا ہوتا ہے۔ مگر یہ دلیل درست نہیں۔ اس لئے کہ بیماریاں وہی منتقل ہوتی ہیں۔ جن کا زہر سارے جسم پر اثر کر جائے۔ جیسے آتشک اور سل وغیرہ ہیں۔ مگر زکام اور بدہضمی وغیرہ منتقل نہیں ہوسکتیں۔ اس اصل کے مطابق آدم سے گناہ اس لئے اس کی نسل میں منتقل نہیں ہوسکتا۔ کہ آدم کا گناہ ارادۃً نہ تھا۔ بلکہ سہواً تھا۔ اور پھر یہ گناہ اس کی طبیعت ثانیہ نہیں بنا تھا۔ کیونکہ صرف ایکدفعہ آدم نے وہ فعل کیا۔ اور مرض کا صرف ایک حملہ اسے طبیعت ثانیہ بنانیکے لئے کافی نہیں ہوتا۔ پھر گو ایک دفعہ کی آتشک بھی منتقل ہوسکتی ہے۔ مگر اسی صورت میں جب خون میں آتشک کا زہر باقی ہو۔ لیکن اگر علاج کرا لیا جائے۔ اور کامل شفا حاصل ہوجائے تو آتشک بھی منتقل نہیں ہوسکتی۔ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت آدم اپنی نسل کے آغاز سے پہلے توبہ کر چکے تھے۔ اور انکی وہ توبہ قبول بھی ہوچکی تھی جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ فتلقّٰی اٰدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم۔ گویا علاج اور شفا کے بعد ان کی نسل کا آغاز ہوا۔ پس چاہئیے تھا۔ کہ لوگوں کے حصہ میں گناہ نہ آتے۔ بلکہ توبہ اور مغفرت آتی۔ مگر عیسائی یہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں کے حصہ میں آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے اسکے گناہ آئے جب آتشک جیسی سخت مرض چند پشتوں سے آگے نہیں جاسکتی۔ تو وہ گناہ جو معاف بھی ہوگیا تھا۔ اس کا اثر قیامت تک کس طرح تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

دسواں سوال

(۱۰۲) کفارہ کے متعلق ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر کفارہ واقعی گنہگاروں کو نجات دلا سکتا تھا۔ تو حضرت مسیح نے پہاڑی وعظ پر عمل کرنے کی اپنے حواریوں کو کیوں تاکید کی۔ ان کا پہاڑی وعظ وغیرہ اور اسی قسم کی دوسری نصائح پر عمل کرنے کی تاکید کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپ نجات کے لئے عمل ضروری سمجھتے تھے۔ نہ کہ کفارہ پر ایمان لانا۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مفہوم

ہر عقلمند انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کا خطاب جو ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو دربار خداوندی سے عطا ہوا۔ وہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ترکیب اردو فارسی یا پنجابی زبان کی نہیں بلکہ عربی زبان کی ہے۔ اس لئے اس کے معنی اہل عرب کے محاورہ اور اسلوب بیان کے مطابق کرنے ہوں گے۔ نہ کہ پنجابی یا اردو فارسی کے لحاظ سے مثلاً جس طرح "مکر" کا لفظ ہے۔ اردو فارسی اور پنجابی تینوں زبانوں میں اس کے معنی دھوکہ فریب اور جعلسازی کے ہیں۔ مگر قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مکروا ومکر اللہ کہ مخالفین انبیاء نے مکر کیا۔ اور خدا تعالےٰ نے بھی مکر کیا۔ تو یہاں مکر کے معنی دھوکہ کے نہیں بلکہ تدبیر کے ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح لفظ "خاتم" بھی ہے اگر "خاتم النبیین" پنجابی اردو فارسی کی ترکیب ہوتی۔ تو ہمیں اس کا ترجمہ نبیوں کو بند کرنے والا ماننے میں کوئی عذر نہ ہوتا۔ لیکن ہمارا دعوےٰ ہے کہ عربی زبان میں لفظ "خاتم" جمع کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں ہرگز ہرگز آخری کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ بعد میں آنے والوں سے "افضل" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہماری طرف سے بارہا چیلنج دیا جاچکا ہے۔ اور آج پھر ہم اس چیلنج کو دہراتے ہیں۔ کہ کوئی مولوی ہمیں قرآن حدیث یا محاورات اور اسلوب بیان اہل عرب سے ایک ہی مثال اس امر کی پیش کردیں۔ کہ لفظ "خاتم" کی فتحہ کے ساتھ کسی صیغہ جمع (مثلاً شعراء علماء۔ فقہاء، اولیاء۔ محدثین یا مجددین وغیرہ) کی طرف مضاف مستعمل ہوا ہو۔ اور اس کے معنی آخری یا بند کرنے والے کے ہوں۔ یعنی کبھی کسی موقعہ پر خاتم الاولیاء یا خاتم المحدثین آیا ہو۔ اور اس جگہ اس سے مراد یہ ہو۔ کہ موسوم اولیاء اور محدثین کو بند کرنے والا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی ولی یا محدث پیدا نہ ہوگا۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ قیامت تک اس قسم کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ اگر صاحب تاج العروس و قاموس ولسان العرب منتہی الارب وغیرہ نے اپنی کتابوں میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی یا نبیوں کو ختم کرنے والا لکھے ہیں۔ تو انہوں نے محض اپنے عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ جو حجت نہیں۔ عربی زبان میں ان معنوں کی تائید میں ایک بھی دلیل نہیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

یہ بتادینے کے بعد کہ لفظ خاتم جس طرح قرآن پاک میں آیا ہے۔ اسی طرح جب بھی کوئی عرب اس کو استعمال کرتا ہے۔ تو اس کے معنی آخری یا بند کرنے والا مراد نہیں لیتا ہم یہ بتاتے ہیں۔ کہ اگر اس کے معنی اہل عرب کے نزدیک آخری یا بند کرنے والا نہیں ہوتے تو پھر اس کے اصل معنی کیا ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لفظ "خاتم" قرآن مجید سورۃ احزاب ع ۳ میں آیا ہے۔ اور وہاں ت پر فتحہ (زبر) ہے۔ اس لئے یہ اسم فاعل نہیں۔ لہٰذا اس کے معنی ختم کرنے والا نہیں ہوسکتے۔ اہل عرب جب اس لفظ کو کسی جمع کے صیغہ کیساتھ بولتے ہیں تو ہمیشہ افضل اور زینت دہندہ کے معنوں میں بولتے ہیں۔ اور اس معنے کیلئے ہمارے پاس خدا کے فضل سے بیسیوں دلائل ہیں۔

(۱) خود ہمارے سید و مولےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس محاورہ کو استعمال فرمایا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے چچا حضرت عباسؓ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں اطمئن یا عم فانک خاتم المہاجرین فی الھجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوۃ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸) کہ اے چچا آپ مطمئن رہیئے کہ آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔ اب کیا حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا۔ اگر ہوئے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں ہوئے ہیں۔ تو صاف طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عباس رضؓ کو خاتم المہاجرین فرما کر آخری مہاجر یا ہجرت کو بند کرنے والا قرار نہیں دیا۔ بلکہ بعد میں ہجرت کرنے والوں پر ان کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء (تفسیر صافی صفحہ ۱۱) کہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔ کیا حضرت علی کے بعد کوئی ولی نہیں ہوا؟ اس سے ثابت ہے کہ خاتم کے معنی بند کرنے والا نہیں ہیں (۳) فتوحات مکیہ کے ٹائیٹل پیج پر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو خاتم الاولیاء لکھا ہے (۴) حضرت امام جلال الدین سیوطی کے متعلق لکھا ہے۔ خاتم الحفاظ والمجتھدین الجلال السیوطی (المضوع فی احادیث الموضوع صفحہ ۲ حاشیہ مطبع فاروقی دہلی) کہ وہ حفاظ اور مجتہدین کے خاتم تھے (۵) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے رسالہ عجالۃ نافعہ کے ٹائیٹل پیج پر حضرت شاہ صاحب مذکور کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان کے بعد اب کوئی محدث نہیں ہوگا۔ (۶) مولوی سید انور شاہ صاحب مرحوم دیوبندی کو بھی خاتم المحدثین کہا گیا ہے (الجواب الفصیح مولفہ مولوی بدر عالم مدرس دیوبند صفحہ ۲) (۷) حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں بک تختم الولایۃ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲ صفحہ ۲۳) اس کا ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے کیا ہے۔ در زمان تو مرتبہ ولایت وکمال ز فوق کمالات ہمہ باشد وقدم تو برگردن ہمہ افتد یعنی حضرت غوث الاعظم جیلانی نے فرمایا۔ کہ اے انسان جب تو دنیا کے لوگوں سے الگ ہوجائے گا۔ تو ترقی کرتے کرتے خاتم الاولیاء ہوجائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تو ولایت کے مرتبہ کے کمال پر پہنچ جائے گا۔ اور تیرا مقام سب ولیوں کے مقام سے بالاتر ہوگا۔ اور تیرا قدم ولیوں کی گردن پر ہوگا۔ (۸) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی کو خاتم الاولیاء والمحدثین کہا گیا ہے (مرثیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی) (۹) مولوی شبیر احمد صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو "خاتم الاکابر" قرار دیا ہے۔ (رسالہ القاسم جلد ۲ صفحہ ۹۶) (۱۰) شعراء عرب کے کلام کی مثال کے طور پر ایک شعر درج کیا جاتا ہے۔ ابو تمام الطائی مؤلف حماسہ کی وفات پر حسن بن وہب نے مرثیہ لکھا۔ اس میں لکھا ہے

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی

(وفیات الاعیان ابن خلکان جلد ا صفحہ ١٢٣ مصری)
یعنی ابو تمام متوفی خاتم الشعراء ہے۔ اب کیا خاتم الشعراء کہنے سے شاعر کا یہ مطلب ہے کہ ابو تمام کے بعد اب کوئی شاعر نہیں ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس سے شاعر کا مقصود اس کو افضل الشعراء قرار دینا ہے ؛

اوپر کی دس مثالوں سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ خاتم کا جو ترجمہ غیر احمدی مولوی کرتے ہیں۔ وہ سراسر بے بنیاد اور محاورۂ زبان اور اسلوب بیان اہل عرب کے بالکل خلاف ہے۔ جب خاتم الشعراء کے معنی "سب سے بڑا شاعر" خاتم الاولیاءٔ کے معنی سب سے بڑا ولی۔ خاتم المہاجرین کے معنی سب سے بڑا مہاجر۔ خاتم المحدثین کے معنی سب سے بڑا محدث ہیں۔ تو صاف طور پر ثابت ہوا۔ کہ خاتم النبیین کے معنی سب سے بڑا نبی و افضل الانبیاء ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے قولوا انہ خاتم الانبیاء و لا تقولوا لا نبی بعدہ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ٨٥) کہ یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیز دیکھو درمنثور جلد ٥ صفحہ ٢٠٤)

حضرت ملا علی قاری جو اہلسنت کے مسلم امام سمجھے جاتے تھے خاتم النبیین کے متعلق فرماتے ہیں۔ فلا ینافی قولہ خاتم النبیین اذا المعنی انہ لا یاتی نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر صفحہ ٥٩) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات کے موقعہ پر یہ فرمانا کہ اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو شریعت لائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت (قرآن مجید) کو منسوخ کرے۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے نہ ہو۔ گویا ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو بغیر شریعت کے آئے اور قرآن مجید کو منسوخ نہ کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں سے ہی ہو۔ اور حضور ہی کی پیروی اور حضور ہی کے فیضان سے درجہ

بعض بیماریوں اور بچوں کی اموات کا انسداد

انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی مشاورتی کمیٹیوں کے جو اجلاس سکریٹریٹ (نئی دہلی) میں ١٥ اور ١٦ دسمبر کو ہوئے۔ ان میں صحت کے اہم مسائل پر جن میں بچوں کی اموات۔ اور بیماریوں کا انسداد بھی شامل ہیں خاص طور سے غور کیا گیا۔

اس ایسوسی ایشن کے کام کی جو ہندوستان میں طبی تحقیقات کا رہنما ادارہ ہے مشاورتی کمیٹیاں نگرانی کرتی ہیں۔ ان کمیٹیوں نے جو ملیریا۔ ہیضہ۔ طاعون۔ زچاؤں کی اموات اور تغذیہ سے متعلق ہیں اپنے اجلاس کئے۔ اور دوران سال میں جو ایسی مختلف تحقیقات ہوئیں جن کا خرچ ایسوسی ایشن نے برداشت کیا۔ ان کے کام پر تبصرہ کیا۔ اور آنے والے سال میں کی جانے والی تحقیقات کے متعلق سفارشیں کیں۔

ان کمیٹیوں کی رپورٹوں پر سائنسی مشاورتی بورڈ غور وخوض کر کے آخری سفارشات کرے گا۔ جس پر ایسوسی ایشن کی گورننگ باڈی (نگران جماعت) عمل کرے گی۔ انسداد ملیریا پر جو اس وقت بآسانی ہندوستان کی صحت عامہ کا اہم ترین مسئلہ کہا جا سکتا ہے۔ بخار کی مشاورتی کمیٹی نے غور کیا۔ پتا ملا یا اور حال ہی میں ہندوستان کے دہلی والے حلقہ میں مظاہرے کئے گئے۔ کہ انتہائی متاثر علاقہ پر بھی اس بیماری (ملیریا) کا کامیابی کے ساتھ انسداد کیا جا سکتا ہے۔

انسداد کا سستا طریقہ

کمیٹی نے اس بات پر غور کیا کہ ان انسدادی طریقوں پر جن کا تعلق مچھروں کی ان قسموں کی پیدائش کم کرنا ہے جن سے کسی خاص مقام پر یہ بیماری پھیلتی ہے۔ بہت خرچ بیٹھتا ہے کیونکہ ان میں انجنیری کا بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ ملیریا ہندوستان کے دیہاتی حصوں میں کثرت سے پھیلتا ہے۔ اور اگر اس کا انسداد اسی طرح کیا گیا۔ تو ناقابل برداشت صرفہ ہوگا۔ اس لئے کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی کہ ایک ایسے جدید طریقے پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ جو انسداد ملیریا کے لئے دیہاتوں میں برتا جاتا ہے۔

اس جدید طریقہ کے مطابق ملیریا کے بیمار کے خون میں اس بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں۔ اور جب اس بیمار کو مچھر کاٹتا ہے تو وہ جراثیم مچھر کے جسم میں آجاتے ہیں۔ یہاں ان میں کئی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ جن کے لئے دس دن کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تب کہیں جا کر مچھر اس قابل ہوتا ہے کہ کسی تندرست آدمی کو کاٹ کر ملیریا سے متاثر کر سکے۔ اس وجہ سے اگر گھروں میں کیڑے مار دوائیں ہر دو تین دن بعد چھڑکی جائیں۔ تو مچھر چاہے وہ متاثر ہی کیوں نہ ہوں مر جائیں گے۔ اور ان کے دس دنوں تک زندہ رہ کر بیماری پھیلانے کا امکان یقیناً بہت کم ہو جائے گا۔ گزشتہ چند برسوں میں دہلی کے نواح میں متعدد دیہاتوں میں دوا چھڑکنے کا عمل بہت کثرت سے کیا گیا۔ ان سے صرف یہی نہیں ہوا کہ اس بیماری کے حادثات کم ہو گئے۔ بلکہ آبادی میں یہ طریقہ قبول بھی ہو گیا۔ ملیریا کے علاوہ مچھر بھی کم ہو گئے۔ جس کو سب نے بہت پسند کیا۔ ملیریا کے پورے زمانہ میں دوا چھڑکنے کا خرچ تمام آبادی پر تقسیم کیا گیا۔ تو دو آنے ٨ پائی فی کس بیٹھا۔

کہا جاتا ہے کہ بہت سے گاؤں والوں نے مچھر مار دوا اور دوا چھڑکنے کے پمپ خود خریدے۔ جس سے اس طریقے کی مقبولیت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ مچھر مار دوا چھڑکنا ملک کے دیہاتی حصہ میں ملیریا کا انسداد کرنے میں عوام کی امداد حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

یو پی۔ بنگال۔ آسام اور مدراس میں دیہاتوں میں ملیریا کا انسداد کرنے کا سب سے سستا اور موثر طریقہ معلوم کرنے کی تحقیقات میں بہت ترقی ہوئی۔ ان تحقیقاتوں کو کچھ مالی امداد تو متعلقہ صوبہ جات کی حکومتوں سے اور کچھ اس رقم سے ملی جو حکومت ہند نے انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی معرفت دی تھی۔

ہیضہ کا حلقۂ اثر

ہیضہ سے متعلق کمیٹی نے ان تحقیقاتوں پر غور کیا۔ جو گزشتہ سات سال سے ہندوستان میں کی جا رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض علاقوں میں ہیضہ بار بار پھیلتا ہے۔ اور یہ بیماری غالباً انہیں حلقوں سے ملک کے دوسرے حصوں میں پہونچتی ہے۔ اس بیماری کے کامیاب انسداد کے لئے ان مقامات کی صفائی میں مستقل ترقی ضروری ہے۔ تجویز ہوا کہ تفتیش کی جائے کہ وہ کون کون سے مقامات ہیں۔ جن میں ہیضہ بالعموم پھیلتا رہتا ہے۔ تاکہ حفظان صحت کے حکام ضروری صفائی کے کام میں ترقی کر سکیں۔

طاعون سے اموات

گزشتہ دس بارہ سال کے اندر ہندوستان میں طاعون کی وبا میں بہت کافی کمی ہو گئی ہے مگر کمیٹی کی رائے میں اس بیماری سے شرح اموات بہت زیادہ رہتی۔ ہافکنس انسٹی ٹیوٹ (بمبئی) کی حال کی تحقیقاتیں شرح اموات میں کمی کرنے سے متعلق ہیں۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں ایک خوناب اور سلفا تھیا زول اور سلفا پائیریڈائن نامی دو دوائیں تیار کی گئیں۔ جو شرح اموات گھٹانے میں بہت کار آمد ثابت ہوئیں۔ سلفا تھیا زول بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوئی۔ کیونکہ یہ کھلائی جا سکتی ہے۔ اور سلفا پائیریڈائین کی بہ نسبت اس سے مریض پر خراب اثر کم پڑتا ہے۔ خوناب اور سلفا تھیا زول دونوں سے بیک وقت علاج کرنے کے فوائد معلوم کرنے کے لئے میدانی تجربے کئے جا رہے ہیں۔

زچاؤں کی حفاظت

ایسوسی ایشن کی نگرانی میں زچاؤں کی اموات کے اسباب پر کلکتہ۔ بمبئی اور دہلی میں تفتیش کی گئی۔ اس پر زچاؤں کی اموات سے متعلق کمیٹی نے غور کیا۔ عورتوں میں کمی خون کے اسباب پر اسکول آف ٹراپیکل میڈیسنس (کلکتہ) کے ڈائرکٹر کے ماتحت گزشتہ چند برسوں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ اور بعض کار آمد نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

بچوں کی اموات

تجویز کیا گیا۔ کہ بچوں کی بیماری اور اموات کے اسباب پر ایک تفصیلی تفتیش کی جائے اور اس تفتیش سے جو تجربہ ہو۔ اس کی روشنی میں ایک یادداشت تیار کی جائے۔ جو حفظان صحت کے حکام کے لئے ہندوستان کے دوسرے حصوں میں ایسی ہی دوسری تفتیش کرانے میں رہنمائی کرے۔ جب تک بچوں کی بیماری اور

بقایادار موصیوں کو ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل اصحاب کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے۔ کہ ایسے اصحاب کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ اس فہرست میں ایسے اصحاب کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے قسط مقرر کر کے یا معین عرصہ کی مہلت لے کر پھر بھی اس کے مطابق بقایا ادا نہیں کیا۔ اس لئے ایسے اصحاب کو بذریعہ اخبار نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا بقایا ایک ماہ کے اندر اندر ادا فرما دیں۔ ورنہ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائینگی پھر ان کو افسوس نہ ہو۔ اگر وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ تو ایسے موصی کے متعلق حکم ہے۔ کہ اس سے کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔ اس اعلان سے یہ بھی غرض مدنظر ہے کہ ایسے اصحاب کے عزیز و اقارب اور ان کے دوست انکو سمجھا سکیں۔ اور بقایا کی ادائیگی کیلئے ان کو متوجہ کر سکیں۔

۱۔ حافظ محمد طیب اللہ صاحب بھرت پور بنگال وصیت ع ۴۶۱۵
۲۔ محمد اسمٰعیل صاحب فوق اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ہاڑی منڈی وصیت ع ۵۰۸۴
۳۔ عبدالرحیم صاحب بھیروی آرسنل ع ۵۱۹۸
۴۔ محمدالدین صاحب موٹر ڈرائیور احمد آباد سندھ ع ۵۱۴۳
۵۔ ملک عنایت اللہ صاحب محکمہ نہر ڈیرہ غازی خاں ع ۵۱۳۰
۶۔ محمد شفیع صاحب احمد آباد سندھ ع ۵۱۱۰
۷۔ ملک محمد عثمان صاحب نیروبی افریقہ ع ۵۰۹۳
۸۔ شیخ نیاز دین صاحب مردان ع ۵۰۸۷
۹۔ فرمودی بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب کوئٹہ ع ۴۰۳۰
۱۰۔ شیخ اللہ بخش صاحب بزاز قادیان ع ۴۰۳۱
۱۱۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب ایرانی قادیانی ع ۴۰۶۸
۱۲۔ منشی محمد ابراہیم صاحب کوٹ رحمت خان ع ۴۰۷۷
۱۳۔ خوشی محمد صاحب اشٹ دیوال گجرات ع ۴۰۸۳
۱۴۔ مستری محمد رفیق صاحب ابادان ع ۴۱۰۰
۱۵۔ محمد ابراہیم صاحب دیودرگ دکن ع ۴۱۵۵
۱۶۔ استانی غلام فاطمہ صاحبہ امراؤتی سی پی ع ۴۱۷۸
۱۷۔ طبیب عبدالحمید صاحب اوڑ جالندہر ع ۴۱۷۹
۱۸۔ چوہدری غلام احمد صاحب کنری سندھ ع ۴۱۹۴
۱۹۔ حکیم علم الدین صاحب اوڑ جالندہر ع ۴۱۹۹
۲۰۔ حکیم غلام رسول صاحب " " ع ۴۲۰۰
۲۱۔ ابراہیم صاحب قلعی گر قادیان ع ۴۲۱۹
۲۲۔ استانی کلثوم بیگم صاحبہ دہلی ع ۴۲۹۳
۲۳۔ بشارۃ اللہ صاحب قادیان ع ۴۳۲۰
۲۴۔ سید عنایت حسین صاحب چک ۲۸۳ ج ب لائل پور وصیت ع ۴۴۲۳
۲۵۔ سیدہ عصمت آرا بیگم صاحبہ چک ۲۸۳ ج ب لائل پور ع ۴۴۲۴
۲۶۔ غلام رسول صاحب ڈیرہ غازی خاں ع ۴۴۵۹
۲۷۔ علی محمد صاحب منٹل ہسپتال لاہور ع ۴۴۹۵
۲۸۔ محمدالدین صاحب گھو چک گوجرانوالہ ع ۴۵۰۴
۲۹۔ چوہدری محمد شریف صاحب میاں والی سیالکوٹ ع ۴۵۲۷
۳۰۔ بابو حمید احمد صاحب برما ع ۴۵۳۰
۳۱۔ فضل الٰہی صاحب کنجاہی عارف والا ع ۴۵۴۳
۳۲۔ محمد قاسم صاحب چک ۵۵ ۵ ل منٹگمری ع ۴۵۴۸
۳۳۔ بابو محمد یوسف صاحب بی۔ ایس۔ سی خیر پور میر سندھ ع ۴۵۵۳
۳۴۔ ملک عبداللہ خاں صاحب دوالمیال حال برما ع ۴۶۰۵
۳۵۔ مہر مولا بخش صاحب چک ۲۷۰ سندھ ع ۴۶۲۶
۳۶۔ محمد ابراہیم صاحب عابد ڈسکہ ع ۴۶۲۹
۳۷۔ محمد عمر حیات صاحب کسومو افریقہ ع ۴۶۳۳
۳۸۔ حلیمہ بیگم یوسفیہ صاحبہ لاہور ع ۴۶۸۱
۳۹۔ مرزا اکبر بیگ صاحب ننگروال ع ۴۷۱۶
۴۰۔ منشی سبحان علی صاحب دارالسعۃ ع ۴۷۲۵
۴۱۔ چراغدین صاحب نانبائی قادیان ع ۴۷۲۷
۴۲۔ بشیر احمد صاحب چکوالی قادیان ع ۴۶۹۰
۴۳۔ بابو غلام رسول صاحب بکنگ کلرک ع ۴۷۴۰
۴۴۔ محمد علی صاحب ٹپیارہ سندھ ع ۴۷۴۱
۴۵۔ مالی رحمت اللہ صاحب دارالسعۃ ع ۴۷۴۷
۴۶۔ مستری میر فضل دین صاحب لاہور چھاؤنی ع ۴۷۹۸
۴۷۔ بابو فتح محمد صاحب مشرما کراچی ع ۴۸۰۷
۴۸۔ مستری شریف احمد صاحب قادیان ع ۴۸۱۶
۴۹۔ محمد عبداللہ صاحب محمود آباد سندھ ع ۴۸۶۰
۵۰۔ مولوی علی قاسم صاحب انصر بنگال وصیت ع ۴۹۰۶
۵۱۔ چوہدری غلام احمد صاحب گرداور نوشہرہ سرگودہا ع ۴۹۰۸
۵۲۔ شیخ عابد علی صاحب رسالپور چھاؤنی وصیت ع ۴۹۷۷
۵۳۔ محمد عبداللہ صاحب گلانوالی گورداسپور وصیت ع ۵۰۱۱
۵۴۔ محمد ایوب صاحب آرسنل فیروزپور ع ۵۱۱۱
۵۵۔ ابوالفضل محمود صاحب قادیان ع ۵۲۸۳
۵۶۔ حامد حسین خاں صاحب قادیان ع ۱۲۷۰
۵۷۔ حکیم محمد عبداللہ صاحب فتح پور گجرات ع ۱۹۰۶
۵۸۔ ڈاکٹر نورالدین صاحب بادوہی ع ۲۳۹۳
۵۹۔ چودہری علی محمد صاحب قادیان ع ۲۸۹۳
۶۰۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مبلغ ع ۳۰۱۲
۶۱۔ سید محمد حسین صاحب صدر گوگیرہ ع ۳۰۱۴
۶۲۔ منشی قادر بخش صاحب لودہراں ع ۳۰۵۸
۶۳۔ محمدالدین صاحب بنگہ ع ۳۰۶۰
۶۴۔ ابراہیم صاحب غوث گڑھ ع ۳۰۸۷
۶۵۔ عبدالکریم صاحب موچی قادیان ع ۳۱۷۰
۶۶۔ مولوی عبدالکریم صاحب پٹ ور ع ۳۱۷۱
۶۷۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب پدی پور ع ۳۲۲۶
۶۸۔ بابو چراغدین صاحب آرسنل ع ۳۲۴۰
۶۹۔ بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ ع ۳۳۲۱
۷۰۔ منشی محمد نواب خاں صاحب لودہراں ع ۳۳۱۷

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مبارک خواہش

کیا آپ اس کے پورا کرنے میں کوشاں ہیں؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ:-

اس کے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں

ہم "الفضل" کے خریدار اصحاب سے جن کے حلقہ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے۔ جو "الفضل" کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ مگر اُسے نہیں خریدتا مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے ایسے احمدی دوست کو "الفضل" کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی؟

اگر کسی وجہ سے آپ کو ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرما کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالےٰ کی رضاء حاصل کریں۔ حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یاد رکھنا چاہیئے کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا رہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔"

نیازمند:- مینیجر "الفضل"

۷۱ - بابو غلام رسول صاحب شیخوپورہ ۳۳۳۶
۷۲ - چودہری نذیر احمد صاحب امرتسر ۳۳۶۲
۷۳ - احمد دین صاحب گکرالی گجرات ۳۳۷۰
۷۴ - سید محمود شاہ صاحب ۸۷ G.R منٹگمری وصیت ۳۳۷۹
۷۵ - چودہری احمد علی خان صاحب کالج گڑھ وصیت ۳۴۳۹
۷۶ - راجہ محمد زمان خان صاحب کشمیر ۳۴۶۰
۷۷ - صلاح الدین احمد صاحب نئی دہلی ۳۴۷۳
۷۸ - مولاداد صاحب ٹین ساز قادیان ۳۴۹۳
۷۹ - قاضی کلیم الدین صاحب بھاگلپور ۳۷۳۹
۸۰ - شیخ محمد منشی صاحب ٹرپٹی ۳۸۰۶
۸۱ - جمال الدین صاحب دریاخاں مری سندھ وصیت ۳۸۰۷
۸۲ - عبد العظیم صاحب جلد ساز قادیان ۳۸۲۳
۸۳ - راجہ عبد الحمید صاحب منڈی بہاؤ الدین وصیت ۳۸۵۵
۸۴ - بابو ظہیر احمد صاحب راولپنڈی ۳۹۰۱
۸۵ - غلام علی صاحب میانوال جالندہر ۳۹۸۳
۸۶ - زینب النساء بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن وصیت ۳۹۸۷
۸۷ - سید منظور احمد صاحب حیدرآباد دکن وصیت ۳۹۸۸
۸۸ - سید عباس علی صاحب نواب شاہ سندھ وصیت ۳۹۴۸
۸۹ - امیر علی خان صاحب ٹونجی شان سٹیٹ برہما - وصیت ۵۲۷۱
۹۰ - فیض حسین صاحب تولیکی گوجرانوالہ ۵۲۷۷
۹۱ - فضل احمد صاحب آف ہرسیاں امرتسر ۵۳۱۰
۹۲ - مولوی نور محمد صاحب اوورسیر نہر علی پور مظفر گڑھ وصیت ۵۳۴۵
۹۳ - مولوی ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال وصیت ۵۳۴۲

سکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیاتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں - تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو - تو دفتر کو اطلاع کردے - سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۶۰ :- میں محمد جی احمدی ولد سید محمد حسین شاہ صاحب سکرٹری امانت جائیداد تحریک جدید دختیار عام حضرت صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں - اور میری ماہوار آمد اس وقت ۶۰۰ روپے ہے - میں وصیت کرتا ہوں - کہ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تازندگی ادا کرتا رہونگا نیز یہ وصیت کرتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد :- محمد جی احمدی لفٹننٹ آئی - ایم - ایس میڈیکل آفیسر ایچ - کیو - ۹ انڈین ڈویژن معرفت ایف پی ایس پوسٹل ڈپو کراچی - گواہ شد : سلطان محمد کارکن دفتر ایم - این سنڈیکیٹ قادیان - گواہ شد : محمد حسین شاہ سکرٹری امانت جائیداد

نمبر ۶۰۵۹ :- میں بشارت الرحمٰن ولد صوفی عطا محمد صاحب جالندہری قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان پنجاب بقائمی ہوش بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ فروری ۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

(۱) اسوقت میری جائیداد منقولہ کوئی نہیں - ہاں جائیداد غیر منقولہ ہے - یعنی ایک سکونتی مکان کا نصف حصہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان متصل مکان بھائی عبد الرحیم صاحب و مولوی فضل الدین صاحب وکیل، اور اس مکان کے میری ملکیت کے یعنی نصف حصہ کی قیمت پانچسو روپے مطابق رجسٹری سرکاری ہے اپنے مکان کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اس کے علاوہ میری وفات کے بعد اگر اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی - (۲) اسوقت میں طالب علم ہوں - اور ابھی برسر روزگار نہیں ہوا ہوں - میرا اسوقت جیب خرچ مبلغ پانچ روپے ماہوار ہے - اس میں سے بھی میں دسواں حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا - اس کے بعد جب آمدنی کی مستقل صورت پیدا ہو - تو اس میں سے بھی دسواں حصہ تادم زیست ادا کرتا رہونگا - العبد :- بشارت الرحمٰن بی - اے آنرز - ولد صوفی عطا محمد صاحب جالندہری دارالرحمت قادیان گواہ شد : صوفی عطا محمد جالندہری والد موصی - گواہ شد : شیخ محمد اسمٰعیل سرساوی -

نمبر ۶۰۵۴ :- میں کریم بخش ولد پیر بخش صاحب قوم ٹانوری پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ٹانوری ڈاکخانہ تنیا تعلقہ شاہ ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد دس ایکڑ زمین زرعی ہے جس کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے - اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - میرا گذارہ زراعت پر ہے - اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا -

العبد :- کریم بخش احمدی ٹانوری -
گواہ شد : غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ
گواہ شد : سید جماعت علی احمدی ٹانوری

اعلان نکاح

چوہدری برکت علی صاحب ساکنہ چک ۱۰۶ پنجبند رحیم یارخاں ریاست بہاولپور کا نکاح صادقہ بیگم صاحبہ بنت منشی عبد الحی صاحب مرحوم سنوری کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر بتاریخ ۶/۳/۴۲ بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا -

خاکسار محمد حسین کارکن دفتر جائیداد قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۶ فروری۔ سنگاپور کے کمانڈرانچیف جنرل پرسیول کی طرف سے جنرل ویول کو جو آخری پیغام بھیجا گیا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ پانی۔ خوراک۔ سامانِ حرب اور پٹرول کی کمی کے باعث جنگ کو جاری رکھنا ناممکن ہو گیا ہے۔ سنگاپور میں اتحادی افواج کی کل تعداد پچاس ہزار تھی۔ بائیس ہزار ہندوستانی تیرہ ہزار آسٹریلین اور ۱۵ ہزار برطانی۔ ابھی یہ پتہ نہیں۔ کہ اب کتنی باقی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ سامان اور اسلحہ کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ آج صبح آٹھ بجے جاپانی فوجیں شہر میں داخل ہوئیں اور اتحادی فوجوں نے اپنے ہتھیار ان کے حوالہ کر دئیے۔ سنگاپور کی عمارتوں پر آج جاپانی جھنڈے لہرا رہے ہیں۔

لنڈن - ۱۶ فروری۔ سقوطِ سنگاپور پر مسٹر چرچل نے جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ اس میں کہا کہ ہمیں ایک زبردست اور دُور رس نتائج کی حامل شکست ہوئی ہے۔ اور ابھی ہم پر اور مصائب ٹوٹنے والے ہیں۔ اور فتح کی منزل تک پہنچنے کے لئے ہمیں خطرات کے طوفان کا مقابلہ کرنا ہو گا جرمنی اور اٹلی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے ہمارے لئے مشرقی ایشیا کی حفاظت کرنا مشکل تھا۔ اور تین سال کے بعد آج ہم صرف اس قابل ہو سکے ہیں کہ جزائر برطانیہ کی حفاظت کر سکیں۔ آخر میں آپ نے اہلِ وطن سے اپیل کی۔ کہ سنگاپور کی شکست کو حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ اور قومی حکومت کی بنیادوں کو مضبوط کیا جائے۔ تا جنگ کامیابی کے ساتھ لڑی جا سکے۔ آپ نے کہا۔ امریکہ کی مدد رُوس اور چین کی غیر فانی بہادری ہندوستان کی وفادارانہ دوستی اور برطانی قوم کے عزم سے ہم ضرور فتح حاصل کریں گے۔

بٹاویہ - ۱۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے پالیمبانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ بٹاویہ سے ۲۵۰ میل اور سمندر کے رستہ صرف پچاس میل ہے۔ یہاں شدید مقابلہ کیا گیا۔ اتحادی طیاروں نے جاپانی فوجوں پر سخت بمباری کی۔ کئی جاپانی کشتیاں ڈوب گئیں۔ مگر آخر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا۔

ٹوکیو - ۱۶ فروری۔ جاپانی وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سقوطِ سنگاپور کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی ایشیا میں تمام اہم مقامات ہمارے قبضہ میں آ گئے ہیں۔

جاپان اصول اخلاق کی بناء پر باہمی اشتراک اور خوشحالی کا ایک نیا مستحکم نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس میں ہر ایک ملک اور قوم کو ایک موزوں جگہ حاصل ہو گی۔ جنوبی امریکہ کی ریاستوں اور دوسرے غیر جانبدار ملکوں کو چاہیئے کہ جاپان کے حقیقی عزائم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور برطانیہ و امریکہ کی خاطر جنگ کی آگ میں نہ کودیں۔ اپنے اہل ملک سے کہا کہ ابھی جنگ کی پہلی منزل آئی ہے۔ اس لئے جنگی سرگرمیوں کی رفتار کو سست نہ ہونے دیں اور سنگاپور کی فتح پر اترا نہ جائیں۔

لنڈن - ۱۶ فروری۔ جرمنی کے تین جنگی جہازوں کے آبنائے ڈوبر سے بچکر نکل جانے کے واقعہ پر برطانی پبلک حیران ہے۔ طرح طرح کے سوالات کئے جا رہے ہیں۔ جن میں سے بعض کا جواب مسٹر چرچل پارلیمنٹ میں دینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل نے اس بارہ میں تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ جو امید ہے اس ہفتہ کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔

قاہرہ - ۱۶ فروری۔ لیبیا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں ابھی کوئی اہم تصادم نہیں ہوا۔ گو کسی بھی وقت اس کی توقع کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنرل رومیل نے تازہ حملہ کے لئے اپنی فوجوں کی نئی تنظیم کر لی ہے۔ آج معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجوں نے مشرق کی طرف کچھ پیشقدمی بھی کی ہے۔ مگر غزالہ پر تاحال برطانی قبضہ ہے برطانی طیاروں نے بن غازی کے ریلوے سٹیشن اور بندرگاہ پر شدید بمباری کی۔

لاہور - ۱۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۴ فروری سے کریمینل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۷ کو تمام صوبہ میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کاروباری لوگوں کو ڈرائے دھمکائے گا۔ تو اس دفعہ کے ماتحت اسے چھ ماہ قید یا پانسو روپیہ تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

ماسکو - ۱۶ فروری۔ سوویٹ ریڈیو سے کہا گیا ہے کہ جنگ کے آغاز سے اب تک روسی بیڑا جرمنی کے ۱۸ جنگی اور ۲۷۶ باربردار جہازوں کو غرق کر چکا ہے۔ علاوہ ازیں ۹۴ کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔

کینبرا - ۱۶ فروری۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے سنگاپور کی تسخیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ آسٹریلیا کے لئے ڈنکرک کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس سے آسٹریلیا پر حملہ کا رستہ کھل گیا ہے۔ اب ہمارے لئے باتوں میں وقت ضائع کرنا مناسب نہیں۔ بلکہ مقابلہ کے لئے اپنی قوتوں کو مجتمع کرنا چاہیئے۔

رنگون - ۱۶ فروری۔ فوجی ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی فوجیں مولمین سے ۴۰ میل شمال کی طرف پیچھے ہٹ آئی ہیں اور زیادہ مضبوط موریچوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ برطانی طیاروں نے مولمین۔ پان اور تھائی لینڈ میں جاپانی فوجوں اور اڈوں پر زبردست بمباری کی۔ برطانی فوجیں شوگین برج تھیٹن کے علاقہ سے پیچھے ہٹی ہیں۔

دہلی - ۱۶ فروری۔ مسٹر اینے نے مرکزی اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ برما اور ملایا سے چالیس ہزار ہندوستانی واپس ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔

دہلی - ۱۶ فروری۔ بعض اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ حکومت ہند نے مارشل چیانگ کائی شیک اور گاندھی جی کی ملاقات میں روکاوٹ پیدا کی۔ ایک سرکاری اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔

لاہور - ۱۶ فروری۔ کئی سرکردہ اصحاب بیوپاریوں اور حکومت کے مابین سمجھوتہ کرانے میں کوشاں ہیں۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکیگی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بیوپاریوں کی ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ حکومت ستیہ اگرہیوں کو رہا کر رہی ہے۔ اسلئے کوئی نیا حربہ استعمال کیا جائے۔

کلکتہ - ۱۶ فروری۔ اخبار سٹیٹس مین کے ایڈیٹر سر آرتھر مور نے اپنے نام سے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ لارڈ بیوبروک نے دارالامراء میں جو باتیں کی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ یہ شخص شکست خوردہ ذہنیت رکھتا ہے۔ یہی شخص برطانیہ کی تمام شکستوں کا ذمہ وار ہے۔ اگر اسے وزارت میں رہنے دیا گیا۔ تو برطانیہ کو بھی ہتھیار ڈال دینے پڑینگے۔ یہ ایک شیطانی دماغ ہے جسے فوراً وزارت سے نکال دینا چاہیئے۔

بٹاویہ - ۱۷ فروری۔ کل رات ایک جاپانی آب دوز نے ڈچ ایسٹ انڈیز کے ایک اور جزیرہ اروبا پر حملہ کر دیا۔

سراج گنج - ۱۶ فروری۔ مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے آج مسٹر جناح نے اپنے خطبہ میں کہا کہ مسٹر فضل الحق نے کھلم کھلا مسلمانوں اور مسلم لیگ سے غداری کی ہے اور ہندوؤں سے مل گئے ہیں اور انہیں نام نہاد قومی وزارت بنانے کا موقعہ دیکر گورنر بنگال نے دیدہ دانستہ انکی ناجائز طرفداری کی ہے۔ اور مسلم لیگ ایسی غیر آئینی کارروائیوں کو کسی صورت میں بھی جاری نہ رہنے دیگی۔ ہم ہندوؤں کے مخالف نہیں ہیں اور مسلم لیگ مساوی بنیادوں پر ہر وقت کانگرس سے سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

لاہور - ۱۶ فروری۔ مسٹر گابا کی ایک کتاب "نیو میگنا چارٹا" کے سلسلہ میں آج انپر توہین عدالت کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ بنچ میں چیف جسٹس یجسٹس منرو اور جسٹس محمد منیر شامل ہیں۔ مسٹر گابا نے کہا کہ میں نے ملک معظم کے حضور درخواست کر رکھی ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے بعض ججوں کی عدالت کے متعلق تحقیقات کرائیں۔ اسلئے اس کا فیصلہ ملتوی رہے۔ علاوہ ازیں میں نے لوکل گورنمنٹ سے درخواست کی ہوئی ہے کہ مقدمہ کسی اور ہائیکورٹ میں منتقل کر دیا جائے۔ نہیں تو کم سے کم چیف جسٹس اور جسٹس منرو اسکی سماعت نہ کریں کیونکہ میرے الزامات انپر ہیں۔ سماعت کل پر ملتوی ہو گئی۔

ماسکو - ۱۶ فروری۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خارکوف کے علاقہ میں جرمن ٹینکوں کا حملہ پسپا کر دیا گیا اور روسی فوج بھاگتی ہوئی جرمن فوج کا تعاقب کر رہی ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ کرش کے صوبہ میں پھر سے جنگ تیز ہو گئی ہے۔ اوریل کے علاقہ میں روسی گوریلا دستوں نے جرمنوں کے بارود کے ذخائر اڑا دئیے اور سپاہیوں سے بھری ہوئی متعدد لاریاں برباد کر دیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی